روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۶۹ | جمعرات - ۲۶ جمادی الثانی - ۱۴۱۵ھ ، یکم - فتح ۱۳۷۳ ھش ، یکم - دسمبر ۱۹۹۴ء

ہر احمدی کو اپنے نفس کو جانچنا چاہئے

ہر احمدی کو اپنے نفس کو اس طرح جانچنا چاہئے کہ جو کچھ اللہ نے اسے دیا ہے اس میں سے وہ اس طرح خرچ کرتا ہے کہ نہیں "خصاصہ" کے باوجود پھر بھی خرچ کر رہا ہوں اور مال کی محبت حائل ہو رہی ہو- اور پھر بھی خرچ کر رہا ہو- اگر وہ اس طرح خرچ کرتا ہے تو وہ مقام محفوظ پہ ہوتا ہے-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

خندہ پیشانی سے پیش آنا وہ طاقت ہے جس نے تمام دنیا کی کایا پلٹ دینی ہے

عاجزی اور انکساری اختیار کرنے والا ساتویں آسمان تک رفعت پاتا ہے

اللہ کی راہ میں آگے بڑھنے کی جو سزائیں دنیا ہمیں دینا چاہے دے ہم نے قدم نہیں روکنے

اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے مبرّا نہیں ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ فرمودہ ۱۱- نبوت ۱۳۷۳ ھش (۱۱- نومبر ۱۹۹۴ء) بمقام بیت الفضل لندن کا مکمل متن

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے پچھلے خطبہ مورخہ ۴ نومبر ۱۹۹۴ء کے آغاز میں پڑھی گئی آیات کی دوبارہ تلاوت فرمائی اور فرمایا۔

"یہ آیات جن کی میں نے آج تلاوت کی ہے ان میں سے پہلی سورہ بقرہ کی آیات ہیں- یہ آیات پہلے پڑھی جاچکی ہیں گزشتہ جمعہ پہ- ان آیات کی تکرار کی وجہ یہ ہے کہ اس میں مجھے بعد میں بتایا گیا کہ ایک لفظ میں نے سہواً غلط پڑھ دیا- درستی تو ویسے کہہ کے بھی ہو سکتی تھی مگر چونکہ بہت سی جماعتوں میں اور بعض افراد بھی ان خطبات کا ریکارڈ رکھتے ہیں اور وہاں ایک لفظ کی درستی داخل کرنا ممکن نہیں رہتا اس لئے میں نے دوبارہ ان آیات کی تلاوت کر دی ہے تاکہ وہ من وعن وہاں سے پہلی تلاوت کو اٹھا کر اس تلاوت کو یہاں داخل کر دیں- ان لوگوں کے لئے جو اسے رکھنا چاہیں اور جو صرف سنتے ہیں ان کے لئے تو صرف ذکر کافی ہے- (..........)

مگر آج جو دوسری آیات چنی ہیں یہ سورہ الطلاق کی آٹھویں آیت ہے (.....) جس کا ترجمہ یہ ہے کہ تاکہ خرچ کرے ہر صاحب حیثیت اپنی حیثیت کے مطابق (.....) اور وہ شخص بھی جس پر رزق تنگ کیا گیا ہے- یعنی اسے نسبتاً کم عطا ہوا ہے- (.........) اس کے مطابق خرچ کرے جتنا اسے اللہ نے دیا ہے (.......) اللہ تعالیٰ کسی جان پر اس کی حیثیت اور توفیق سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا اور (.......) یہ فرما دیا کہ ہم نے ہی تو دیا ہے- ہم کیسے بھول سکتے ہیں- دینے والے ہاتھ کو پتہ ہے کہ اسے کیا دیا گیا ہے- تو ہم جب تم سے دین کی خدمت میں خرچ کا تقاضا کرتے ہیں تو ہرگز یہ مراد نہیں کہ جو ہم نے تمہیں دیا ہی نہیں اس میں سے دو- اپنی توفیق کے مطابق دو (.......) اگر تنگ دست بھی ہو تب بھی دو- کیونکہ تنگ دستی کا علاج خدا کی راہ میں خرچ سے ہاتھ روکنا نہیں- بلکہ خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہی تنگ دستی کا علاج ہے- فرمایا (.........) اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد آسائش میں تمہارے حالات کو تبدیل فرما دے گا۔

غربت دور کرنے کا نسخہ

پس وہاں جو یہ تھا کہ طلّ کا مضمون چل رہا تھا کہ تھوڑا بھی ہو تو وہ دیتے ہیں- یہ تو وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دل کی وسعت عطا ہوئی ہے اور ذہن کی اور یہ اعلیٰ ذوق عطا کیا گیا ہے کہ خدا کی راہ میں ہر حال میں خرچ کرنا ہے زیادہ ہو تب بھی کرنا ہے- کم ہو تب بھی کرنا ہے- اور ان کا کم بھی خدا کے ہاں زیادہ لکھا جاتا ہے- یہاں ایسے لوگ مخاطب معلوم ہوتے ہیں جن کے دل میں اپنی غربت تردد پیدا کرتی ہے- اور کئی قسم کے وہ سوال اٹھاتے ہیں کہ وہ تو صاحب توفیق لوگ ہیں ان کو تو بہت کچھ ملا ہوا ہے- انہوں نے دے دیا تو کیا فرق پڑتا ہے- ہمارا تو روزمرہ کا جینا مشکل ہوا ہوا ہے- تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے مبرا نہیں ہے- اگر روزمرہ کا جینا بھی مشکل ہے تو اس مشکل میں اس حساب سے ذرا سا اضافہ خدا کی خاطر کر لو اور وہ مشکلات اس خرچ کی برکت سے دور ہوں گی- پس یہ بہت ہی عظیم نسخہ ہے غربت دور کرنے کے لئے کہ وہ لوگ جو خود غریب ہوں' خدا کی راہ میں جب وہ خرچ کرتے ہیں تو ان کا مال کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھ جاتا ہے-

کوریا فی کس چندے میں سب سے آگے

(--) تحریک جدید کے چندوں کے سلسلے

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

میں ایک وضاحت بھی ضروری ہے۔ مجھے کوریا کی جماعت کی طرف سے یہ جائز شکوہ موصول ہوا ہے کہ آپ نے کوریا کا بالکل ذکر نہیں کیا حالانکہ یہاں ایک نئی جماعت 'اٹھتی ہوئی جماعت پیدا ہوئی ہے۔ اللہ کے فضل کے ساتھ اور ایک پہلو سے وہ سب دنیا پر سبقت لے گئی ہے۔ کیونکہ اس کا فی کس چندہ سوئٹزرلینڈ کے چندے سے بھی بقدر سو پونڈ فی کس زیادہ ہے۔ جہاں سوئٹزرلینڈ کا ذکر تحسین اور تعریف سے اس لئے کیا تھا کہ لوگوں کے دل میں شوق بھی پیدا ہو اور ان کے لئے خصوصیت سے دعا کی تحریک ہو یہ دوسری چھوٹی سی جماعت ہے اور بہت سے ایسے مہاجرین ہیں یہاں جن کو ابھی تک قانونی طور پر تسلی بھی نہیں کہ وہ وہاں رہ بھی سکیں گے یا نہیں۔ چھوٹی موٹی تجارتیں کرتے ہیں یا بعض مزدوریاں کر کے گذارہ کر رہے ہیں۔ لیکن خدا نے وسعت قلبی عطا فرمائی ہے اور اس پہلو سے تحریک جدید کے چندے میں فی کس کے حساب سے وہ ساری دنیا پر سبقت لے گئے ہیں۔

زائیر کا شکوہ

ایک اور مجھے شکوہ ملا تھا زائیر کی طرف سے۔ زائیر والے کہتے ہیں کہ آپ نے ہمارا نام تو لینا شروع کر دیا ہے مگر ہم دور افتادہ 'افریقہ کی ایک جماعت ہیں۔ کچھ حوصلہ افزائی کریں۔ کچھ ہمیں سلام پیار بھجوائیں تاکہ ہم بھی آگے بڑھ کر اپنے دوسرے افریقن بھائیوں کے شانہ بشانہ سلسلے کی خدمات کر سکیں۔ تو زائیر کو بھی میں سب کی طرف سے محبت بھرا سلام پہنچاتا ہوں۔ وہاں کے حالات بہت مشکل ہیں۔

لیکن حالات خواہ کیسے بھی ہوں خدا تعالیٰ کا اپنے پاک بندوں سے یہ وعدہ ہے کہ ہر موسم میں تمہارا پاک درخت پھل دے گا۔ (.......) ہر حال میں دے گا خواہ کیسا ہی موسم ہو۔ کیسے ہی دن ہوں۔ پس جماعت احمدیہ نے تو اس (.......) سچائی کو اپنے حال پر ہمیشہ پورا اترتے دیکھا ہے ایک بھی استثنیٰ اس میں نہیں۔ جماعت احمدیہ عالمگیر پر مختلف ملکوں میں مختلف حالات پید ہوتے رہے ہیں۔ اور ہوتے رہیں گے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے سلسلے کی ترقی کے قدم نہیں رکے۔ خزاں میں بھی اس پاک پودے نے پھل دیا ہے اور بہار میں بھی اس پاک پودے نے پھل دیا ہے اور وہ مضمون ایک اور رنگ میں یہاں صادق آتا ہے کہ اگر موسلا دھار بارش نہ سہی تو شبنم ہی ان پودوں کے لئے بہت کافی ہے۔

خزاں میں بہار کیسے آتی ہے

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے بھی اس مضمون کو اپنے ایک شعر میں یوں بیان فرمایا ؎

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں

کہ لوگوں کے ہاں تو خزاں آتی ہے تو پت جھڑ ہو جایا کرتا ہے مگر یہ کیسا فضل کرنے والا خدا ہے۔ کہ میرے بوستاں پر خزاں میں بھی بہار آگئی ہے۔ اور ؎

لگے ہیں پھولے میرے بوستاں میں

اللہ کی رحمت کی وجہ سے۔ تو جماعت احمدیہ کو یہ مضمون سمجھنا چاہئے کہ کیوں بہار آئی ہے وقت خزاں میں۔ اس لئے کہ خدا کے بندے اپنے وقت خزاں میں بھی بہار کی طرح کونپلیں نکالتے ہیں۔ خرچ سے رکتے نہیں ہیں۔ سخت تنگی کی حالت میں بھی جب ان پر خزاں کا دور گذرتا ہے ان کے دل سے خدا کی محبت کی کونپلیں پھوٹتی ہیں اور وہ خدا کی راہ میں وہ پھول نچھاور کرتے ہیں اخلاص کے۔ تھوڑے تھوڑے قربانیوں کے پھول دکھائی دیتے ہیں۔ مگر اللہ کی نظر میں ان کی بہت عظمت ہے۔

پس وہ لوگ جو اپنا حال خدا کی خاطر' خدا کی رضا کی خاطر' دنیا سے الگ بنا لیتے ہیں۔ یاد رکھو کہ خدا ہمیشہ ان سے دنیا سے الگ سلوک کرتا ہے۔ ان کی خزائیں بھی بہاروں میں تبدیل ہو جایا کرتی ہیں۔ پس جماعت احمدیہ کو اپنے ہر چندے کے وقت اس بنیادی اصول کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے اور عالمگیر جماعت میں خدا کے فضل سے یہ بات نمایاں طور پر دکھائی دے رہی ہے۔

نومبائعین کو رعایت دیں

مگر جو نومبائعین ہیں مجھے اس وقت ان کی فکر ہے۔ میرے نزدیک نومبائعین کو فوری طور پر چندوں میں داخل کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور نومبائعین میں داخل کرتے وقت یہ نہ دیکھا جائے کہ تحریک جدید کا کم سے کم چندے کا معیار کیا مقرر ہوا ہوا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرما دیا (....) کہ ہر صاحب حیثیت اپنی حیثیت کے مطابق

خرچ کرے اور ہر شخص کی کوئی حیثیت تو ضرور ہوتی ہے۔ جو زندہ ہے اس کی کوئی حیثیت ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ بے حیثیت زندہ ہو۔ کم سے کم دو وقت کی روٹی نہیں تو ایک وقت کی سہی مگر وہ زندہ اس میں سے ہی ایک لقمہ خدا کی راہ میں خرچ کر دے۔ (........) اور جن کو زیادہ عطا ہو جاتا ہے۔ یا پچ کے بہت سے درجات ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے۔ (.......) اللہ نے زیادہ دیا ہے تو زیادہ میں سے دو' کم دیا ہے تو کم میں سے دو۔ مگر خدا کی راہ میں دینا تو بہر حال ہے۔ اور اسی کا چسکا ڈالنا آغاز ہی میں ضروری ہے۔ اس وقت باقی چندوں پر بھی جو لازمی چندے ہیں زور دینا چاہئے مگر وہ چندے سولہ فیصدی کے حساب سے وصول نہیں کئے جا سکتے۔ اس کے متعلق میری ہدایت یہ ہے کہ آغاز میں ان کی شرح میں نرمی کی جائے حسب توفیق۔ لیکن بتا دیا جائے کہ جماعت عالمگیر نے اپنے لئے کم از کم یہ معیار مقرر کر رکھا ہے۔ اور تم چونکہ نئے آنے والے ہو اگر تمہارا دل نہیں کھل رہا اور تمہیں قربانیوں کی ایسی عادت نہیں ہے یا اپنے خرچ تم نے دنیا کی رسوم کے مطابق اپنی توفیق سے پہلے سے بڑھا رکھے ہیں تو ہم جانتے ہیں کہ پھر تمہارے لئے مشکل پیش آئے گی۔ مگر حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے ارشاد کے مطابق اگر پیسہ دے سکتے ہو تو پیسہ بھی دو۔ شرح جو ہے یہ وقت کے لحاظ سے بعد میں تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ ہو سکتی ہے۔

حیثیت کے مطابق ادائیگی کا غیر مبدل اصول

لیکن یہ بنیادی اصول جو ہے کہ ہر صاحب حیثیت اپنی حیثیت کے مطابق دے یہ غیر مبدل اصول ہے۔ اس لئے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جو فرمایا ایسا شخص جو تنگی کی حالت رکھتا ہے۔ خواہ دل کی تنگی ہو یا واقعتہً مال کی تنگی ہو وہ اپنے لئے کم از کم جینے کا تو سامان کرے' جینے کا تو آسرا کرے۔ ایک غریب آدمی تو چند لقموں پر اور پانی پر جیتا ہے تو ایسا شخص اگر روحانی لحاظ سے' وہ اعلیٰ روحانی غذائیں حاصل نہیں کر سکتا تو کم سے کم اپنی زندگی کا تو کوئی آسرا کرے۔ اس لئے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے فرمایا جس کو پیسے کی توفیق ہے وہ پیسہ دے مگر لازماً باقاعدگی سے دے۔ اب یہ جو باقاعدگی کا اصول حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا یہ بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ اگر تو یہ کہ روزمرہ کی زندگی میں جو کم کھانے والے ہیں وہ باقاعدہ تو کھاتے ہیں۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ دو مہینے ناغہ کر لیا پھر شروع کر لیا کھانا روزمرہ کے دستور کے لحاظ سے کچھ باقاعدگی لازم ہے۔ اور جس کو توفیق ہے وہ ضرور اختیار کرتا ہے۔ تو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) بڑی سنجیدگی سے اس مسئلے کو انسانی روحانی بقا کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور پیسہ بھی قبول فرما رہے ہیں خدا کی راہ میں مگر تاکید کے ساتھ کہ دیکھو ہمیں فرق نہیں پڑے گا تمہیں فرق پڑے گا لیکن مقرر کر دو تو پوری وفا کے ساتھ عہد پر قائم رکھتے ہوئے اسے ہمیشہ اسی طرح دیتے چلے جاؤ۔ اور یہ جو قانون ہے کہ حسب توفیق دو اور باقاعدہ دو۔ یہ ایسا قانون ہے جو نشوونما پاتا ہے۔ اس کے اندر ہی خدا تعالیٰ نے نشوونما کی کل رکھ دی ہے۔ اور ایسا شخص جو باقاعدگی سے تھوڑا دینا شروع کرتا ہے لازماً بڑھاتا ہے۔ اس کا دل بھی کھلتا ہے اس کی توفیق بھی بڑھتی چلی جاتی ہے اور جو پیسہ ہے وہ آنوں میں' آنے روپوں میں یعنی جو بھی دنیا میں مختلف کرنسیز ہیں ایک درجے کا جو سکہ ہے دوسرے درجوں میں تبدیل ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ہزاروں دینے والے لاکھوں میں چلے جاتے ہیں۔ لاکھوں والے کروڑوں میں داخل ہو جاتے ہیں اور جماعت کی تاریخ من حیث الجماعت یہی منظر دکھا رہی ہے۔ وہ جو پیسے دینے والی تھی لیکن اخلاص سے باقاعدگی سے دیئے اللہ نے اسے ہزاروں دینے والی بنا دیا۔ پھر لاکھوں دینے والی بنا دیا۔ تو لاکھوں کے بطن سے وہ پیدا ہوئے جنہوں نے کروڑوں دیئے اور اب تو اربوں کا وقت ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔

ہر موسم میں قربانیوں کے پھل

پس اللہ کے فضل کے ساتھ اگر ہم (.....) بنیادی اصولوں پر قائم رہے تو ہمارے مالی نظام کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اور ہمیشہ ترقی کرے گا اور ہر موسم میں پھل دے گا لیکن شرط یہی ہے کہ ہم بھی ہر موسم میں قربانیوں کے پھل دیں کسی موسم میں ہمارا درخت سوکھ نہ جائے۔ پس آنے والوں کو یہ سمجھانا بہت ضروری ہے کیونکہ جن کو شروع میں نہ سمجھایا جائے وہ اسی حال پر سخت ہو جاتے ہیں۔ بارہا میں نے دیکھا ہے۔ بڑے غور سے آنے والوں کا مطالعہ کیا ہے ساری زندگی۔ جس جس کام میں مجھے موقع ملا ہے (دعوت الی اللہ) کے تعلق میں میں نے بڑے غور سے مطالعہ کر کے دیکھا ہے کہ جو بیعت کرنے والے شروع میں ایک دو سال بغیر قربانی کے رہ جائیں۔ ساری عمر وہ درخت سوکھا ہی رہتا ہے پھر۔ اور جو شروع میں' شروع کر دیں وہ پھر بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں اور افریقہ اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ اور یورپ بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ نہ جرمنی مستثنیٰ ہے نہ بوسنیا مستثنیٰ ہے' نہ البانیہ مستثنیٰ ہے۔ جہاں جہاں سے بھی قومیں احمدیت میں داخل ہو رہی ہیں ان کے نگرانی کرنے والوں میں سے ہر ایک کو میں تاکید کرتا ہوں کہ ان آنے والوں کو روزمرہ کچھ قربانی کی عادت ڈالیں اور جن کو عادت پڑ جائے گی ان کا ہاتھ خدا کے ہاتھ میں تھمایا جائے گا۔ خدا ایسے ہاتھ سے ان کو رزق دے گا جس میں آپ کے ہاتھ کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ ان کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ سے ہو جاتا ہے اور تحریک جدید کے تعلق میں میں یہ گذارش کروں گا کہ تحریک جدید کا جو کم سے کم معیار مقرر ہے ان نئے آنے والوں کی

سہولت کے پیش نظر اور قرآن کی اصولی تعلیم کے پیش نظر اس معیار کو نظرانداز کردیں۔ کوئی پیسہ دے تو پیسہ قبول کرلیں۔ آنہ دے تو آنہ قبول کرلیں۔ لیکن اس کو بتادیں کہ تم ایک عالمگیر جہاد میں حصہ لے رہے ہو جس کے وہ پھل ہیں سب جو آج ہم کھا رہے ہیں۔

خاموش قربانیاں کرنے والے

کثرت کے ساتھ جو دنیا میں جماعتیں قائم ہو رہی ہیں۔ عظیم الشان ترقیات ہو رہی ہیں ان کے پیچھے آغاز میں کچھ خاموش قربانی کرنے والے تھے۔ جنہوں نے تحریک کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کردیں اپنی جانیں لٹا دیں۔ دن رات کے آرام کھو دیئے۔ ایسے ایسے خدمت کرنے والے تھے کہ ایک ایک شخص پورے پورے دفتر چلاتا تھا اور صبح کی روشنی دیکھے بغیر وہ دفتر میں داخل ہو جایا کرتا تھا اور سورج ڈوبنے کے بہت بعد جب رات پوری طرح بھیگ چکی ہوتی تھی بعض دفعہ بارہ بجے بعض دفعہ ایک بجے وہ اپنے گھر کے لئے واپس جایا کرتا تھا۔ ایسے ایسے مخلصین مثلاً چوہدری برکت علی صاحب' بہت سے اور بھی تھے۔ جنہوں نے قادیان میں اس طرح دفاتر چلائے ہیں۔ اب بھی وہی روح اللہ کے فضل سے ہمارے نوجوانوں میں آرہی ہے۔ اور مستقل خدمت کرنے والے نہیں بلکہ عارضی خدمت کرنے والے طوعی خدمت کرنے والے بھی کثرت سے ایسے پیدا ہو رہے ہیں جنہوں نے یہی وطیرہ اختیار کرلیا ہے۔

تو ان کی قربانیاں اور اس زمانے میں جو غریب چندے دیا کرتے تھے۔ بہت تھوڑے دینے کی توفیق تھی مگر دیتے بہت اخلاص کے ساتھ تھے۔ بعض دفعہ ان کی غربت کے خیال سے (حضرت امام جماعت احمدیہ) ان کے ہاتھ روکتے تھے کہ اتنا نہیں اور وہ روتے ہوئے ان کے قدموں میں ڈال دیا کرتے تھے۔

مالی قربانی کا یادگار نظارہ

واقعتہً ایک نظارہ میں نے اپنی آنکھوں سے بھی دیکھا ہوا ہے۔ ایک خاتون آئیں انہوں نے کچھ پیش کیا ہمارے گھر کی بات تھی' حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے ان کے حالات کا جائزہ لے کر فرمایا کہ اتنا نہیں تھوڑا کرو۔ بے اختیار اس کی چیخیں نکل گئیں۔ (حضرت صاحب) مجھے محروم نہ کریں۔ میرے دل کی گہری تمنا ہے مجھے اس لذت سے محروم نہ کریں۔ خدا کے لئے قبول کرلیں۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کے لئے کوئی چارہ نہیں تھا مگر اسے قبول کیا۔ وہ نظارے اب بھی میرے ذہن میں تازہ ہوتے ہیں جب میں اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں۔ یہ چھوٹا سا دفتر جس میں بیٹھتا ہوں بارہا اس میں یہی واقعات دوہرائے گئے ہیں۔

تو احمدیت ان باتوں سے زندہ ہے۔ (....) عجیب حیرت انگیز نظارے روزمرہ احمدیت کی دنیا میں ظاہر ہو رہے ہیں ان آنے والوں کو محروم نہ رکھیں۔ جو چسکا خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا ہے وہ کسی اور راہ میں خرچ کرنے کا چسکا نہیں ہے۔ اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ تعداد کی طرف یعنی قربانی والوں کی تعداد کی طرف خصوصیت سے توجہ دی جائے گی۔

تعداد مجاہدین کے لحاظ سے موازنہ

تعداد مجاہدین کے لحاظ سے اس وقت جو صورت حال ہے موازنہ میں پیش کرتا ہوں۔

۹۳-۱۹۹۲ء میں عالمگیر مجاہدین جنہوں نے تحریک جدید میں حصہ لیا تھا ایک لاکھ ۵۹ ہزار دو سو انہتر (۱۵۹۲۶۹) تھے۔

۹۴-۱۹۹۳ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد بڑھ کے ایک لاکھ تراسی ہزار پانچ سو چھتیس (۱۸۳۵۳۶) ہوگئی ہے۔

مگر جہاں ایک ایک سال میں چار چار لاکھ سے زائد بیعتیں ہو رہی ہوں وہاں جو نیا میدان کھلا ہے اس کی طرف توجہ نہ کرنا ایک نہایت ہی ظالمانہ غفلت ہوگی۔ اس لئے جہاں جہاں (دعوت الی اللہ) ہو رہی ہے اور اللہ کے فضل سے ہر جگہ اب شروع ہو چکی ہے وہاں اگر نومبایعین کو بھی داخل کردیں تو دیکھتے دیکھتے ایک ملین تک یہ تعداد پہنچ سکتی ہے۔ خواہ رقم میں نمایاں اضافہ نہ بھی ہو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اخلاص سے دیا ہوا ایک پیسہ اپنی ذات میں بڑھنے کی طاقت رکھتا ہے۔ کسی اور کو اس کی فکر کی ضرورت نہیں ہے۔ آج جو دیں گے کل ان کے اموال بھی بڑھیں گے اور خدا کی راہ میں جو پیش کریں گے ان کی تعداد اور مقدار بڑھتی چلی جائے گی۔ پس یہ ایک ایسی ضروری نصیحت تھی جو گزشتہ مرتبہ بیان کرنے سے رہ گئی تھی اس کو امید ہے آپ سب پیش نظر رکھیں گے۔ اب میں بعض احادیث کے حوالے سے جماعت کو چند نصیحتیں کرنی چاہتا ہوں۔ لیکن ایک اور سوال بھی انہوں نے یہاں لکھا ہے وہ پہلے میری نظر سے رہ گیا تھا۔ اس پر بھی گفتگو ضروری ہے۔

جو لازمی چندہ نہ دے کیا اس سے ذیلی تنظیم کا چندہ لیا جائے؟

سوال یہ ہے کہ اگر جماعت کے چندہ کی ادائیگی نہیں کی جاتی تو ایسے دوستوں سے ذیلی تنظیم کا چندہ لیا جائے یا نہ لیا جائے۔ اس کا اس مضمون سے تعلق ہے جو ابھی میں نے بیان کیا ہے۔ اسی لئے میں نے جہاں تحریک جدید کا ذکر کیا ہے وہاں اس سے پہلے لازمی روزمرہ کے چندہ جات میں ان کو شامل کرنے کی تلقین کی۔ کیونکہ بنیادی اصول یہی ہے کہ وہ شخص جو دائمی لازمی قربانی میں شریک نہیں ہوتا اس سے نوافل قبول نہیں کئے جاتے۔ مگر بعض استثنیٰ ایسے ہوتے ہیں جہاں اس قانون کی سختی سے پابندی نہیں کی جاسکتی۔ آنے والوں کو مستقل لازمی قربانی کے نظام میں شامل کرنا ہمارا اولین فرض ہے لیکن اگر وہ طوعی طور پر تحریک میں ہی شامل ہو جائیں تو اس سے بھی ان کو مستقل مالی نظام کا حصہ بننے میں مدد ملے گی۔ اور طاقت نصیب ہوگی۔ اس لئے یہاں اتنی زیادہ Technicalities میں اور قانونی ایچ پیچ میں مبتلا نہ ہوں بلکہ چندے کی روح کو پیش نظر رکھتے ہوئے اعلیٰ مقاصد کی خاطر ان کی زندگی کی حفاظت کے لئے ان سے تالیف قلب کا سلوک کریں۔ اور قرآن کریم نے جہاں مؤلفۃ القلوب کی بات فرمائی ہے وہاں عام لوگوں سے ہٹ کر وقتی طور پر کچھ عرصے کے لئے ایک نرم سلوک کا اشارہ نہیں بلکہ واضح ہدایت ملتی ہے۔ اور اس کا تعلق اس نظام سے بھی ہے۔ پس نئے آنے والوں کے تعلق میں میرا جواب یہ ہے کہ خواہ لازمی چندہ ابھی شروع نہ بھی کیا ہو وہ طوعی چندے میں اگر شوق سے حصہ لینا چاہیں تو یہ کہہ کر آپ نے انکار نہیں کرنا کہ آپ نے لازمی چندے میں حصہ نہیں لیا۔ چھ مہینے نو مہینے سال' کچھ عرصہ تربیت کے گذاریں پھر بعد میں انفرادی حالات دیکھ کر فیصلے ہونگے۔ اور جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو مؤلفۃ القلوب کے دائرے سے باہر آچکے ہیں ایک دائمی مستقل ٹھوس حصہ بن چکے ہیں نظام کا۔ ان کے لئے یہی ہدایت ہے کہ یہی جاری رہے اور یہی جاری رہے گی کہ اگر وہ چندہ عام نہیں دیتے اور یا چندہ وصیت' وعدہ کرکے ادا نہیں کرتے تو ان سے دوسرے طوعی چندے وصول نہیں کئے جائیں گے۔

کیا نادہند سے صدقہ لیا جاسکتا ہے؟

ایک سوال یہ اٹھایا گیا ہے کہ چندہ نہ دینے والوں سے صدقہ لیا جاسکتا ہے کہ نہیں۔ صدقہ ایک الگ مضمون ہے جو قرآن کریم کے حکم کے تابع ایک شخص اپنی بلا ٹالنے کی خاطر قربانی دیتا ہے وہ دراصل اللہ کی راہ کا خرچ ان معنوں میں نہیں ہے۔ ایک صدقے کا مضمون ہے جو وسیع ہے (.........) میں اس کی بات نہیں کررہا۔ نہ اس سوال کا اس سے تعلق ہے۔ یہاں جس صدقے کی بات ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنے متعلق ڈراؤنی خواب دیکھ لی کسی اور نے اس کے متعلق دیکھ لی۔ یا گھر میں کوئی بیمار ہوگیا۔ آگے پیچھے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت نہیں ہے تو بیماری ٹالنے کے لئے یا بلا گلے سے اتارنے کی خاطر دراصل وہ اپنے نفس پر ایک خرچ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ حسن سلوک فرمایا ہے' شاید ان کی تربیت کے لحاظ سے یہ فائدہ مند ہو کہ ان کو کچھ تو مزا آئے۔ خدا کی خاطر کچھ خرچ کرکے اس کا جواب میں فیض پانے کا اور اگر کوئی براہ راست اللہ سے کچھ فیض پاتا ہے اپنی قربانی کے بعد تو اس کے سنبھلنے اور اس کے دوبارہ روحانی لحاظ سے زندہ ہونے کے زیادہ امکانات ہیں۔

تو یہ چونکہ سودا اور طرح کا ہے اس کو میں عام چندوں میں شامل نہیں کرتا۔ لیکن عام طور پر میں جماعت کو جب پوچھا جاتا ہے مجھ سے' یہی نصیحت کرتا ہوں کہ ان سے کہیں کہ یہ چندہ جماعت کی معرفت تو دینا ضروری نہیں ہے۔ صدقہ دو اپنی مرضی سے دے دو غریبوں میں تقسیم کردو۔ کسی ادارے کو دے دو ہمارے پاس ہی ضرور آنا ہے۔ اور اگر مجبوری ہو مثلاً یورپ میں امریکہ میں بعض لوگ استطاعت نہیں پاتے اور ان کو گھبراہٹ ہے تو پھر کوئی حرج نہیں ان کی طرف سے صدقہ قبول کرلیا جائے۔ لیکن ہمیں اس صدقے کے قبول کرنے میں کوئی ایسا ذوق و شوق نہیں جیسے جماعتی چندوں میں یعنی خدا کی خاطر خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے چندوں میں ہے۔ اس میں تو ہم بہت جان لڑاتے ہیں۔ کوشش کرتے ہیں منتیں کرتے ہیں سمجھاتے ہیں۔ فائدے بتاتے ہیں کہ کسی طرح لوگوں کے دل کھلیں لیکن وہ اور مضمون ہے اس میں اگر وصول کرنا پڑے کرلیں ان کی مدد کی خاطر تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

جماعت کوریا کا فی کس چندہ تحریک جدید

جماعت کوریا کا جو میں نے بیان کیا تھا اس کے اعداد و شمار اب میرے کاغذات میں سے نکل آئے ہیں۔ ان کی فی کس ادائیگی ۲۶۰ پاؤنڈ ۸۱ پنس ہے۔ ۱۰۰ سے کچھ کم فرق ہے۔ سوئٹزرلینڈ کی ۱۷۴ پاؤنڈ ۳۸ پنس تھی اور ان کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۶۰ پاؤنڈ ۸۱ پنس ہے۔ جو خدا کے فضل سے پہلے سے سوئٹزرلینڈ کے مقابلے پر بہت نمایاں طور پر آگے بڑھ گئی ہے۔ گزشتہ سال بھی ان کی قربانی بہت معیاری تھی۔ ۱۳۶ پونڈ فی کس کے حساب سے تھی۔ اب میں (.......) چند نصیحتیں کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ کی راہ میں دینے سے مال کم نہیں ہوتا

پہلی مال کے خرچ اور صدقے سے تعلق رکھتی ہے۔ مسلم کتاب البرّ میں یہ حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے درج ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

"صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا" یہاں جو صدقہ ہے یہ وہی وسیع مضمون ہے جس کی طرف میں نے اشارہ کیا تھا۔ ایک صدقہ اصطلاحی صدقہ کے معنوں میں عرف عام میں رائج ہو چکا ہے کہ گلے سے بلا ٹالنے کی خاطر مجبوراً کچھ غریبوں کو دے دو۔ یہ جو صدقہ ہے یہ بہت وسیع لفظ ہے جو قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے۔ اور انہی معنوں میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں اس میں (تزکیہ اموال) بھی آجاتی ہے اور دوسرے بعض اعلیٰ اخراجات بھی آجاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنا کسی بندے کو معاف کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اسے عزت میں بڑھاتا ہے۔ مال کم نہیں ہوتا' اور جتنا معاف کرتا ہے اتنا عزت میں بڑھاتا ہے۔ ان دونوں مضامین کا کیا تعلق ہے۔ بظاہر تو ایک دوسرے سے ہٹی ہوئی دو الگ الگ باتیں ہیں۔ لیکن آنحضرت ﷺ کے چھوٹے چھوٹے فقروں میں بے انتہا حکمت کے موتی پروئے ہوتے ہیں۔ اور بعض دفعہ وہ موتی پانی کی تہہ میں ملنے والے موتیوں کی طرح ہیں۔ ان کو پانے کے لئے غوطہ لگانا پڑتا ہے۔ بعض دفعہ کھلے کھلے دکھائی دے جاتے ہیں۔ یہاں مال خرچ کرکے انسان بظاہر کم ہو رہا ہوتا ہے۔ اور ایسی ہی صورت بعض دفعہ ہوتی ہے کہ کسی کو معاف کرنے سے انسان اپنے اندر خفت محسوس کرتا ہے۔ اس نے کوئی زیادتی کر دی ہے اور یہ بدلہ لے سکتا ہے لیکن نہیں لے رہا۔ اور دنیا کی نظر میں اس پر اس کا ظلم چڑھا ہوا ہے اور اس نے اتارا نہیں ہے ایسی صورت میں بسا اوقات بے عزتی کا سوال ہوتا ہے جو معافی کی راہ میں مانع ہو جاتا ہے۔ یہاں وہ مضمون ہے جو آنحضرت ﷺ بیان فرما رہے ہیں کیونکہ اس کی جزا یہ بتائی 'اتنا ہی زیادہ اسے عزت میں بڑھاتا ہے۔ تو اگر خدا کی خاطر کسی کو معاف کرنے میں انسان کے نفس کو تذلیل دکھائی دیتی ہو اور انسان کو معافی مانگتے ہوئے تو چھوٹا ہونا ہی پڑتا ہے۔ بعض دفعہ معافی دینے میں بھی چھوٹا دکھائی دیتا ہے انسان۔ ایسی صورت میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے وہ تمہیں چھوٹا نہیں رہنے دے گا۔ خدا کی خاطر اگر تم عدل کا سلوک کرو گے اور بظاہر تم بے بدلہ کے رہ جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ تمہاری عزت بڑھائے گا۔ پھر اگلا مضمون بالکل اسی تعلق میں ہے۔ فرمایا جتنی زیادہ کوئی تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا فرماتا ہے (.......) جو شخص جتنا گرتا ہے۔ خدا کی خاطر اگر گرے جتنا جھکتا ہے 'اگر خدا کی خاطر جھکے' تو اللہ تعالیٰ اس کے مرتبے بہت بلند فرماتا ہے۔

عاجزی اور انکساری کی فضیلت

ایک اور حدیث میں اس مضمون کو یوں بیان فرمایا (.........) کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جو شخص عاجزی اختیار کرتا ہے 'گر جاتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے ایک زنجیر سے باندھ کر ساتویں آسمان تک بلند کر دیتا ہے۔ اور وہاں بھی لفظ رفع استعمال ہوا ہے۔ تو ساتویں آسمان کا تصور ایک ظاہری تصور ہے اور بندے کا زنجیر سے باندھا جانا بھی ظاہری طرف انسان کا ذہن لے جاتا ہے لیکن کوئی دنیا کا انسان یہ نہیں اس کا ترجمہ کر سکتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے جسم پر رسی لپیٹتا ہے کوئی زنجیر باندھتا ہے اور اسے اٹھا کر آسمان پر لے جاتا ہے (.........)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ ساتویں آسمان کی بات کرتے ہیں۔ تو کیا کبھی کسی نے زنجیر اترتی دیکھی ہے جو کسی تواضع کرنے والے بندے سے لپیٹی گئی ہو۔ سب سے زیادہ تواضع کرنے والا بندہ کون تھا۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کیونکہ آپ کا مرتبہ تو ساتویں آسمان سے بھی بلند تر تھا۔ تب بھی ظاہری جسم کے لحاظ سے نہیں بلکہ روحانی مراتب کے لحاظ سے آپ کو ہمیشہ کے لئے سب دوسروں پر رفعت عطا کی گئی۔ پس یہ وہ رفع ہے جس کا حل آنحضرت ﷺ نے فرما دیا اور تواضع کے ساتھ اس کو باندھا ہے۔

خدا کو انکسار پسند ہے۔ اس کے بندوں سے جو جھک کے ملتا ہے۔ جس کو اپنی کوئی برتری اپنے آپ کو بڑا سمجھنے پر مجبور نہیں کرتی اور اس کے دماغ کو اس کی کوئی بڑائی نہیں چڑھتی۔ ایسا شخص خدا کے ہاں عزت پاتا ہے اور جب یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ کے ہاں عزت پاتا ہے تو یہ مراد نہیں ہے کہ مرنے کے بعد پتہ چلے گا۔ وہ عزت پاتا ہے اور پاتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا بس نہیں کرتا۔ جب تک کہ اس کی عزت کو کل عالم پر روشن اور ظاہر نہ کر دے۔ صرف تواضع کی حد فیصلہ کن ہوگی۔ کیسا تواضع کرتا تھا کس اخلاص سے کرتا تھا۔

دیکھو۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تواضع کی تو کب خدا نے ساتھ چھوڑا ہے۔ دنیا میں وہ عزت بڑھتی چلی جارہی ہے پھیلتی چلی جارہی ہے اور اس کے کے بعد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا جب وصال ہوا تھا تو کتنے لوگوں میں آپ کی رفعت ثابت ہوئی تھی۔ لیکن پھر ہر دن ایسا چڑھا جب کہ آپ کی رفعت کا تصور بلند بھی ہوا اور پھیلا بھی۔ ہر دن چونکہ رسول اللہ ﷺ کی رفعت دائمی اور بلند تر ہونے والی ہے اس لئے وہ تصور اپنی ذات میں بھی بلند تر ہوتا گیا اور وہ شہرت پھیلتی چلی گئی۔ تو درجہ بدرجہ عام انسانوں سے بھی یہ سلوک کیا جاتا ہے۔ اور زنجیر کا لفظ کہنے کی ضرورت کیا تھی۔ ضرورت یہ تھی کہ بتایا جائے کہ زنجیر کڑیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ بعضوں کے درجے زیادہ لمبی زنجیر سے طے کئے جائیں گے۔ بعضوں کے چھوٹی زنجیر سے طے کئے جائیں گے۔ یہ تو تمہارے اپنے اختیار میں ہے۔ جتنی کڑیاں چاہو بنالو اتنی کڑیوں کی زنجیر تمہارا رفع کرے گی۔ اگر خدا کے حضور جھکنے اور انکساری میں تمہارے زیادہ اخلاق پایا جاتا ہے زیادہ قربانی کی روح پائی جاتی ہے زیادہ خدا کی محبت اور بنی نوع انسان کا وقار پیش نظر ہے اور انسان کی عزت بذات خود تم سے مطالبہ کرتی ہے کہ سب کو برابر سمجھو ان کو مرتبہ دو۔ کئی ایسے خیالات ہیں جتنے یہ محرکات بڑھتے چلے جاتے ہیں اتنے ہی اس کام میں عظمت پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور جتنے خلوص سے کوئی انسان یہ کام کرتا ہے اتنا ہی اس کی عزت بڑھتی چلی جاتی ہے۔

پھر آزمائشوں کے وقت اور اس زنجیر کو خدا تعالیٰ لمبا فرما دیتا ہے۔ عام حالات میں ایک ایثار کر رہا ہے قربانی کر رہا ہے۔ وہ بھی اچھی چیز ہے لیکن جہاں ایثار کے نتیجے میں ذلیل ہوتا ہو' رسوا ہوتا ہو۔ وہاں خدا کا خاص وعدہ آتا ہے کہ میں تمہیں ضرور بلند کروں گا۔ پس ساتویں آسمان تک بھی لوگ اٹھائے جائیں گے لیکن وہی جن کی قربانیوں کی زنجیر بہت لمبی بنی ہوئی ہو۔ اور اتنی وسعت رکھتی ہو کہ ساتویں آسمان تک پہنچا سکے اور جہاں تک ان قربانیوں کا تعلق ہے یہ مطلب نہیں کہ ضرور ہی عظیم ہو تو تمہیں رفعت ملے گی۔

معمولی نیکی کو حقیر نہ سمجھو

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو اگرچہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنے کی ہی نیکی ہو۔ اب یہ بھی بہت ہی گہرا مضمون ہے جیسے کہ میں نے کہا تھا کہ معمولی چندہ دیکر بھی اگر تم خدا کی محبت حاصل کر سکتے ہو تو معمولی ہی دو۔ مگر دو ضرور۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو اگرچہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ہی پیش آنے کی نیکی ہو۔ اور یہ معمولی نیکی جو ہے آنحضرت ﷺ کے نزدیک یہ عام دنیا میں بہت بڑی نیکی بن چکی ہے۔ اب کیونکہ آنحضرت ﷺ جس مکارم الاخلاق پر فائز تھے' جس بلندی پر آپ کا قدم تھا۔ آپ نے بہت چھوٹی نیکی جو دیکھی وہ یہ ہے کہ خندہ پیشانی سے پیش آؤ۔ اور یہاں حال یہ ہے کہ اپنے بچوں سے بھی لوگ خندہ پیشانی سے پیش نہیں آتے۔ اپنی بیویوں سے بھی خندہ پیشانی سے پیش نہیں آتے۔ اپنی بہنوں بھائیوں سے بھی خندہ پیشانی سے پیش نہیں آتے۔ اور ناک بھوں چڑھا کر بات کرتے ہیں یہاں تک کہ کئی بچے تنگ آکر بڑے درد کا اظہار کرتے ہیں۔

آج ہی ڈاک میں مجھے اپنی تحقیق کا جواب ملا ہے اس کا بالکل اسی مضمون سے تعلق ہے۔ ایک بچی نے اپنے باپ کی بدسلوکی بداخلاقی سے تنگ آکے مجھے لکھا کہ خدا کے واسطے ہمارے گھر کا ماحول درست کرا دیں۔ نیک آدمی ہے مگر نیکی کے نام پر اتنی سختی ہے کہ ہماری زندگی عذاب بنی ہوئی ہے اس پر میں نے مقرر کیا خاص ایک آدمی کو جن کے متعلق میں سمجھتا تھا کہ نصیحت کرنے کا سلیقہ ہے۔ پیار اور محبت سے ایسے نازک معاملات میں دخل دے سکتے ہیں۔ جہاں ایک آدمی بھونڈے طریق پر بات کرے تو الٹا حال پہلے سے بھی زیادہ بگاڑ دے۔ اور ہوتا بھی ہے بعض دفعہ۔ مگر اب میں کوشش کرتا ہوں کہ ایسا ہی آدمی لوں جس کو ان باتوں کا سلیقہ ہو۔ ان کی رپورٹ ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں طرف کی کچھ غلط فہمیاں تھیں وہ دور ہوئیں اور اس بچی نے جھوٹ بھی نہیں بولا ہوا تھا سختی ضرور تھی لیکن باپ کی نیکی کا تو اعتراف کر لیا۔ اپنی بعض کمزوریوں کا اعتراف نہیں کیا کہ اس کو جو غصہ آتا ہے وہ کس بات پر زیادہ آتا ہے۔ تو میرے نمائندہ نے جا کر دیکھا۔ بتایا مجھے۔ اور اب دونوں طرف ایک قسم کے سمجھوتے کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ انہوں نے وعدہ فرمایا ہے کہ میں (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) کمزوریاں تو ہیں میں دعا کی طرف زیادہ توجہ کروں گا اور سختی سے پیش نہیں آؤں گا۔ اس بچی کو بھی انہوں نے سمجھایا۔ اب میں براہ راست بھی سمجھا رہا ہوں۔ کہ اپنی کمزوریوں پر بھی نظر رکھو۔ باپ تمہاری خاطر بے اختیار ہو جاتا ہے اس کو تو ہم نے سمجھایا ہے لیکن اب اس کے نرم کلام سے جو اثر اپنے اندر پیدا کرو جو اس کی سختی سے پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ تو خندہ پیشانی کا مضمون ہے نصیحت بھی کرو تو خندہ پیشانی سے کرو اور بسا اوقات خندہ پیشانی کا اثر سختی سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اقبال نے تو فرضی طور پر کہا کہ

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر

کس نے کٹتے دیکھا ہے۔ مگر ایک خیال ایک تصور ہے شاعر کا مراد اس کی انسانی تعلقات کے دائرے سے ہے۔ ورنہ ظاہر میں تو پھول کی پتی سے ہیرے کا جگر نہیں کٹا کرتا۔ ہماری بعض دفعہ نرم بات میں اتنی تاثیر ہوتی ہے کہ ہیرا جو شیشے کو بھی کاٹ دیتا ہے سخت سے سخت چیز کو کاٹ دیتا ہے وہ بھی دو نیم ہو جاتا ہے اس نرم بات کے اثر سے۔

خندہ پیشانی کی انقلابی تاثیر

تو یہ مراد ہے' خندہ پیشانی کو معمولی نہ سمجھو۔ دو باتیں اس میں ہیں ایک تو یہ کہ خندہ پیشانی کا خلق تو (۔) ایسا عام ہونا چاہئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نزدیک گویا کوئی نیکی ہی نہیں' معمولی سے معمولی چیز ہے۔ یہ تو روزمرہ کی زندگی کا حصہ ہونا چاہئے۔ لیکن دوسرا مضمون بھی ہے اس میں اسے معمولی نہ سمجھو بہت بڑی چیز ہے۔ خندہ پیشانی سے یہ دنیا جنت بن جاتی ہے۔ اور یہ وہ پہلو ہے جس کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ معمولی نہ سمجھو سے یہ مراد نہیں کہ کرلیا کرو کوئی بات نہیں۔ واقعتہً بہت بڑی چیز ہے۔ بعض دفعہ معمولی نہ سمجھو سے یہ بات مراد ہوتی ہے' بہت بڑی طاقت ہے اس میں۔ اور خندہ پیشانی کا اگر ہم رواج اپنی جماعت میں ڈالیں اور یہ رواج گھروں سے چلنا چاہئے' بیویاں اپنے خاوندوں سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ خاوند اپنی بیویوں سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ بہنیں بھائیوں سے بھائی بہنوں سے اور بڑے چھوٹوں سے بھی' صرف چھوٹوں کو ہی تلقین نہ کریں چھوٹوں سے بھی عزت اور احترام سے ملیں اور خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔

تو ہر گھر ایک جنت میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ اور یہ گھروں کی جنت پھیلے گی اور معاشرے میں داخل ہوگی۔ اسی سے شہر سدھریں گے اسی سے ملکوں میں تبدیلی آئے گی۔ یہی وہ طاقت جس نے تمام دنیا میں کایا پلٹ دینی ہے۔ انقلاب برپا کر دینا ہے۔ پس احمدیوں کو جو (دعوت الی اللہ) میں غیر معمولی جذبہ رکھتے ہیں ان کو خندہ پیشانی کو اختیار کرنا چاہئے کیونکہ میرا یہ تجربہ ہے۔ ہمیشہ سے یہی تجربہ ہے کہ زیادہ عاقل اور تعلیم یافتہ (مربی) سے خندہ پیشانی کا طریق اختیار کرنے والا (مربی) ہمیشہ زیادہ کامیاب ہوتا ہے جس کی باتیں نیچی ہوں اس کے بول دلوں میں اترتے ہیں اور لوگوں کے بس میں نہیں رہتا اس کا انکار۔ اس کی ذات میں جو ایک جاذبیت پیدا ہو جاتی ہے اس سے پھر دراصل ان کی توجہ اس کی ذات سے ہٹ کر ان کے پیغام کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ پس خندہ پیشانی کو معمولی نیکی نہ سمجھو یہ مضمون بہت گہرا ہے اور اس میں ڈوب کر اس پر غور کریں تو آپ کو خصوصیت سے تربیت اور (دعوت الی اللہ) کا ایک بہت بڑا اور کارآمد اور مجرب نسخہ ہاتھ آجائے گا۔ (یہ جو حدیث ہے یہ مسلم کتاب الادب سے لی گئی تھی)

قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھو

اب مسند احمد بن حنبل کی حدیث ہے۔ حضرت معاذ بن انسؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھے۔ اور جو تجھے نہیں دیتا ہے اسے بھی دے۔ اور جو تجھے برا بھلا کہتا ہے اس سے تو درگزر کر۔ پس یہ اسی مضمون کی اور شاخیں ہیں۔ جو شروع سے میں بیان کر رہا ہوں۔ ہر نیکی اپنی مختلف شاخیں رکھتی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہر نیکی کو اس طرح تفصیل سے بیان فرماتے ہیں کہ اس کی جڑوں کے اوپر بھی روشنی ڈالتے ہیں اس کے تنے پر بھی روشنی ڈالتے ہیں اس کے رنگ اس کی خوشبو اس کے پھول پتوں پر' جو شاخیں پھیلتی ہیں ان کی بھی پیروی فرماتے ہیں۔ ہر بات کو پوری طرح کھول کر ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔ فرماتے ہیں بڑی فضیلت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھے۔ اور اکثر معاشرے کی خرابیوں میں جب تحقیق کی جاتی ہے تو کہتے ہیں اس نے تعلق توڑا ہے۔ اس نے کاٹا ہے۔ وہ ذمہ دار ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ ٹھیک ہے تم نے نہیں توڑا۔ جس نے توڑا ہے اس سے تعلق رکھو گے تو پھر تم میرے نزدیک صاحب فضیلت ہو۔ جو تعلق قائم رکھتا ہے اس سے تعلق قائم رکھنا کونسی فضیلت ہے۔ تعلق کے جواب میں تو تعلق خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ غیر بھی اگر آپ سے پیار کا اظہار کرے تو آپ کو فوری طور پر اس سے تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ رستہ چلتے مسافر سے کسی سے آپ پیار سے بات کرلیں تو وہ آپ سے ایک تعلق قائم کر لیتا ہے۔ اس لئے یہ بہت بڑی حکمت کی بات ہے۔ فرمایا بڑی فضیلت یہ ہے کہ قطع تعلق وہ کر رہا ہے اور تو اس سے تعلق رکھے۔ اس کو فضیلت کہتے ہیں اور یہی چیز ہے جو اگر اپنا لی جائے تو معاشرے سے بہت بڑے فسادات ختم ہو جائیں۔ بہت تکلیف دہ واقعات رونما ہوتے ہیں اور ان میں سے مختلف وجوہات ہیں جو بعض میں بیان کر چکا ہوں۔ ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ اس نے پہل کی اس نے ہم سے منہ موڑا۔ اس نے فلاں رشتے پہ ہمیں بلایا نہیں اس کا حق تھا اپنی بہن کا خیال رکھتا۔ اس نے تعلق کاٹ لیا۔ ہم کیوں ایسی بات کریں

سُبک سر بن کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

بعض وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر کوئی سرگرانی کرے گا تو اگر ہم نے سر جھکایا تو ہم ہلکے سر والے کہلائیں گے۔ یہ شاعری کی باتیں۔ فضول بیہودہ' اعلیٰ اخلاق کے مضامین نہیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں' تم سبک سر بنو گے تو خدا کے حضور تمہارا سر بلند ہو گا۔ اس کو عظمت نصیب ہوگی۔

پس خدا کی خاطر جہاں سے تعلق تم سے کاٹا جا رہا ہے وہاں تعلق جوڑ کے دکھاؤ۔ پھر فرمایا جو تمہیں نہیں دیتا اسے بھی دے۔ جو دیتا ہے اس کے متعلق تو یہ حکم ہے کہ اس سے بڑھ کر دو۔ یا اس کے لئے دعائیں کرو۔ اس کے لئے کچھ ایسا کرو کہ تمہارے دل کو یقین ہو جائے کہ جتنا اس نے تمہارے لئے کیا تھا اس سے زیادہ تم کر بیٹھے ہو فرمایا یہ تو ہے ہی لیکن ہم تمہیں اس طرف توجہ دلاتے ہیں کہ جو نہیں دیتا اس کو بھی دو۔ ورنہ جو دینے والے ہیں ان کے آپس کے تعلقات تو قائم ہو جائیں گے وہ سوسائٹیاں' جو نہ دینے والے ہیں ان کے درمیان اور ان کے درمیان ایک خلیج حائل ہو جائے گی۔ اور (دین حق) کا جو معاشرہ ہے اس میں اوپر کے طبقے اور نیچے کے طبقے میں کوئی خلیج نہیں ہے۔ ان کو جوڑنے کا ایسا عظیم انتظام فرمایا گیا ہے' جیسے ہوا کی سرکولیشن کا انتظام کیا جاتا ہے۔ جہاں چھتیں چھوٹی ہوں وہاں دوسرے ذرائع سے پنکھے وغیرہ لگا کر سرکولیشن کا انتظام کیا جاتا ہے تاکہ اوپر کی ہوا نیچے کی ہوا سے مل جائے۔ قرآن کریم اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے (۔) کہ یہ نہ ہو کہ امیر امیروں کو ہی تحفے بھیجتے رہیں۔ اور امیروں سے ہی قبول کرتے رہیں۔ تاکہ اوپر کے دائرے میں ہی تمہارے درمیان چیزیں گھومتی رہیں۔ اصل نیکی یہ ہے کہ جو غریب طبقہ ہے جس سے تمہارے لین دین کے تعلقات نہیں ہیں ان کو دو تاکہ یہ سرکولیشن ایک اوپر کے دائرے میں نہ گھومے اوپر سے نیچے کی طرف بھی آئے۔ حفظان صحت کے جو روحانی اصول ہیں ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے جب سنتے ہیں یوں لگتا ہے کہ اس زمانے کا جدید ترین سائنسدان حفظان صحت کے اصولوں پر جو دریافتیں کر رہا ہے روحانی دنیا کے لحاظ سے ان سب کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اس زمانے میں پہلے ہی دے دیا گیا تھا۔ کوئی چیز آپؐ سے اوجھل نہیں رکھی گئی۔

جو گالیاں دے اس سے درگزر کرو

تو یہ ہے وہ مضمون جو فرما رہے ہیں کہ جو نہیں دیتا اسے بھی دے۔ بلکہ ایک قدم اور آگے بڑھ۔ جو تجھے برا بھلا کہتا ہے اس سے درگزر کر۔ جو نہیں دیتا' وہاں احسان کی بات تھی۔ یہ منفی مضمون شروع ہو گیا ہے' بدی کا۔ اگر کوئی نہیں دیتا تو اسے کچھ دے یعنی اچھی چیز دے۔ لیکن جو گالیاں دیتا ہے۔ جو بدسلوکی کرتا ہے اس سے وہ سلوک نہ کر۔ اگر ہاتھ روکنے ہیں تو بدی میں ہاتھ روک اور نیکی میں ہاتھ نہ روک یہ وہ مضمون ہے جسے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے (۔) اخلاق کے حوالے سے ہم پر روشن فرما دیا ہے۔

پس تمام دنیا کی جماعتیں انٰ باتوں پر خوب غور کریں اور جو سنتی ہیں وہ آگے ان لوگوں تک پہنچائیں جو نئے آنے والے ہیں اور براہ راست حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے تربیت کے محتاج ہیں۔ کوئی تربیت ایسی نہیں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے الفاظ کی تربیت ہو۔ جیسی اس میں طاقت ہے۔ جیسی اس میں سادگی ہے جیسی دلوں میں ڈوبنے کی وہ صلاحیت رکھتی ہے۔ کوئی دنیا کی نصیحت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

پس ان چھوٹے چھوٹے سادہ سادہ جملوں میں ڈوب کر پہلے خود ان مضامین کو سمجھیں اور پھر ان کے ذریعے تمام امت کو' بنی نوع انسان کو' (ایک قوم) بنانے کی کوشش کریں۔ یہ اخلاق ہی ہیں جو (ایک قوم) بنانے میں کامیاب ہوں گے۔ عقائد ایک ہو کر امت واحدہ نہیں بنایا کرتے۔ یہ سادگی کی باتیں ہیں۔ بے وقوفی کی باتیں ہیں۔ دیکھو کتنے اسلام میں فرقے ہیں۔ ان کے آپس کے اختلاف چھوڑو ان کے اندر' جن کے ایک جیسے عقیدے ہیں' ان میں کہاں محبت ملتی ہے۔ وہ کہاں امت واحدہ بن گئے ہیں۔ امت واحدہ کبھی محض عقائد سے نہیں بنا کرتی۔ (ایک قوم) ہمیشہ اخلاق حسنہ سے بنا کرتی ہے۔ تبھی اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو فرمایا (۔) اے محمدؐ رسول اللہ! اپنے تمام عظیم عقائد اور تعلیم اور حکمت کے بیان کے باوجود تو لوگوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا نہیں کر سکے گا یہ تیرا حسنِ خلق ہے جو خدا نے تجھے نعمت کے طور پر عطا کیا ہے جس نے دلوں کو ایک ہاتھ پر ایسا باندھ دیا ہے کہ ایک جان ہو گئے ہیں ایک وجود کے اعضاء بن چکے ہیں۔ اور اس ایک بدن میں تیرا حسن خلق دھڑک رہا ہے (۔)

خدا کی راہ میں جانیں دینے کا راستہ

آج جیسا کہ آپ کو خبر مل گئی ہے ایک اور احمدی مخلص کی (راہ خدا میں جان قربان کرنے) کی اطلاع ملی ہے۔ جہاں تک یہ رستہ (خدا کی راہ میں جانیں قربان کرنے) کا رستہ ہے۔ یہ رستہ تو ہم نے سوچ سمجھ کر قبول کیا ہے۔ (راہ خدا میں جانیں قربان کرنے) کے دکھ اپنی جگہ' (راہ خدا میں جانیں قربان کرنے کی) سعادتیں اپنی جگہ' آج دنیا میں یہی جماعت ہے جسے اس سعادت کے لئے چنا گیا ہے۔ لیکن اس پھول کے ساتھ جو کانٹے ہیں وہ دکھ بھی پہنچاتے ہیں۔ زخم بھی لگاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ اور راضی برضا ہوتے ہوئے اس کی راہ میں آگے بڑھنے کی جو سزائیں دنیا نے ہمیں دینی ہیں بے شک دیتی چلی جائے۔ ہم نے قدم نہیں روکنے۔ یہ وہ (دین حق) کی ترقی کی شاہراہ پر آگے بڑھنے کی سعادت ہے جو آج ہمیں نصیب ہوئی ہے۔ دشمن کے جلنے سے' حسد سے' اس کی گولیوں سے' چند مظلوموں کی جان لینے سے' ہمارے قافلے کے قدم نہیں رکیں گے۔ ہم ضرور آگے بڑھتے چلے جائیں

گے۔ اور اللہ ہی ہے جو ہمارے حساب ان سے چکائے گا۔ لیکن محبت اور خلوص کے ساتھ ان کی قربانیوں کی قدر کرتے ہوئے ان کی نماز جنازہ غائب آج ہوگی۔ اور اس کے علاوہ ہمیشہ ان (راہ خدا میں جان دینے والوں) کو اپنی دعاؤں کا ایک مستقل حصہ بنالیں۔

محترم شیخ عبدالوہاب صاحب کا ذکر خیر

ایک اور جنازہ غائب بھی ہو گا۔ ہمارے شیخ عبدالوہاب صاحب جو اسلام آباد کے ایک بڑے لمبے عرصے تک امیر رہے اور بہت مخلص فدائی انسان، جب بعض انتظامی مجبوریوں کے پیش نظر ان کو امارت سے ہٹایا گیا تو ان کے اخلاص میں ایک ذرہ بھی فرق نہ آیا۔ اور نئے امیر کی اطاعت میں یہ کسی دوسرے سے پیچھے نہیں تھے۔ تو اللہ ایسے مخلصین کو زندہ رکھے ایسے مخلصین کی وجہ سے جماعت زندہ ہے۔ ایسے انکسار کے ساتھ محض للہ ہر خدمت کو قبول کرنا اور ہر خدمت سے الگ ہو جانا، اگر خدا کی رضا چاہے، یہ ہے وہ سچائی جو ایک زندہ سچائی ہے۔ جو ہمیشہ جماعت کو زندہ رکھے گی۔ اللہ کرے کہ ایسے مخلصین کی جماعت میں کبھی کمی نہ آئے۔ ایک کو وہ بلائے تو اس کی جگہ سو ہزار پیدا کرتا چلا جائے۔ ان کی بھی نماز جنازہ غائب ہو گی اور آج جمعے کے بعد چونکہ عصر کی نماز بھی جمع ہو گی اس کے بعد (اللہ نے چاہا تو) نماز جنازہ غائب ہوں گی۔

ہفت روزہ ٹروتھ نائیجیریا

یکم مارچ ۱۹۵۴ء

ہماری تاریخ

PRESIDENT UNCL PROPOSES MR. SAIFI FOR NOBEL PEACE PRIZE

Dr. S. Raymond Dunn President of the United Nations Citizenship League has sent the following letter to the "Library of Nobel Peace Institute, Drammansveien, 19, Oslo, Norway".

Gentlemen! It is a pleasure, and honour and a privilege to send you enclosed herewith, a copy of the November 27, 1953, issue of THE TRUTH, a Muslim newspaper published in Nigeria. Please note, beginning on page 2 and continued on page 4, the article for children and young people, "Do Not Hide Your Light behind a Bushel" which is part of the series "The Prince of Peace, the United Nations and You."

In these days when closer understanding and cooperation between the spiritual forces of mankind are of such great worldwide importance, the publication of this article by this newspaper is indeed an outstanding and historic contribution to goodwill, brotherhood, friendship and a clearer recognition throughout the world of the spiritual values which all faiths cherish in common.

It is respectfully urged that the Library of Nobel Peace Institute will do everything possible to make this article available to the peoples of the world, with data concerning this noteworthy contribution. Such a demonstration of generosity, broadmindedness, hospitality and friendship has in our opinion, unlimited possibilities for human betterment and for the widening of mankind's horizons.

It is also hoped that the name of N. M. Naseem Saifi, Editor of THE TRUTH, may be considered for the Nobel Peace Prize, This would serve to call his inspiring development to the attention of all the peoples of the world and would help to start a new era in friendly relations between peoples, based upon a more spiritual understanding.

Sincerely yours,
S. Raymond Dunn
President U. N. C. L.

United Nations Citizenship League has nine points programme to promote United Nations Loyalty. The unofficially pledge to the United Nations Flag which the League offers runs as follows; "I pledge allegance to the flag of the United Nations and to the principles of world justice and peace for which it stands one Brotherhood for all peoples of the Earth."

Mr. Naseem Saifi has recently received invitations from various parts of the world, France and Japan included, to attend World Religions Conferences which are convened to promote unity among various religions.

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

الجزائر میں نئے انتخابات کی تجویز

الجزائر کا کہنا ہے کہ سیکورٹی فورسز اور مسلمان عسکریت پسندوں کے درمیان اس ہفتہ میں ہونے والی لڑائی میں ۴۴ افراد ہلاک ہو گئے۔ لڑائی بدھ کے روز سیدی عبداللہ میں الجزیرہ شہر کے قریب ہوئی۔ مرنے والوں میں آٹھ شہری ۱۴ عسکریت پسند اور سیکورٹی فورسز کے دو اہلکار شامل تھے۔ ادھر الجزائر کے سابق صدر احمد بن بیلا نے ملک میں نئے سرے سے جمہوری انتخابات کے لئے کہا ہے اگرچہ ان کا مطلب عسکریت پسندوں کی کامیابی ہی کیوں نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ آزادانہ انتخابات ہی وہ واحد راستہ ہیں جن سے مزید خون خرابے سے بچا جا سکتا ہے۔

☆O☆

ناروے میں یورپی یونین میں شرکت کے خلاف مظاہرہ

ناروے میں لگ بھگ ۲۵ ہزار افراد نے دارالحکومت اوسلو میں یورپی یونین میں شرکت کے خلاف مظاہرہ کیا۔ جہاں ایک ہفتے کے بعد رکنیت کے سوال پر ریفرنڈم ہونے والا ہے۔ بی۔ بی۔ سی کے مطابق رائے عامہ کے تازہ جائزوں کے مطابق یورپی یونین کے خلاف افراد کی واضح اکثریت ہے۔ حالانکہ حال ہی میں سویڈن اور فن لینڈ کی عوام نے یورپی یونین میں شرکت کی حمائت میں ووٹ دیا تھا۔ ناروے میں کاشت کاروں اور ماہی گیروں کو اندیشہ ہے کہ دوسرے یورپیوں کے ساتھ مقابلے میں ان کا کاروبار متاثر ہو گا۔ جب کہ کچھ دوسرے افراد نے برسلز کی طرف سے حکمرانی کو ناروے میں جمہوریت کے لئے باعث تشویش قرار دیا ہے۔ ناروے ۱۹۷۲ میں بھی رکنیت کی پیش کش مسترد کر چکا ہے۔ اس وقت یورپی یونین کو یورپی برادری کہا جاتا ہے۔

یوروپیئن کمیونٹی کی فلسطینیوں کے لئے مدد

یوروپیئن کمیونٹی نے پی ایل او کے صدر یاسر عرفات کے ساتھ فلسطینی اتھارٹی کو ۱۲ ملین ڈالر دینے کا معاہدہ کیا ہے یہ رقم ان قیدیوں کو زندگی میں بحال کرنے کے لئے استعمال کی جائے گی جن کو اتھارٹی کے قائم ہو جانے کے بعد آزاد کیا گیا ہے۔

انتصار الوزیر (ام جہاد) جو کہ یاسر عرفات کے مقتول نائب ابو جہاد کی بیوہ ہے نے کہا ہے کہ یہ رقم تین ہفتے تک مل جائے گی۔ اس معاہدے کے مطابق یہ رقم ان قیدیوں کی ٹریننگ، بحالی اور چھوٹے منصوبوں کے لئے ہے۔

ام جہاد نے بتایا کہ اسرائیلی جیلوں سے آزاد کئے جانے والے قیدیوں کی تعداد تقریباً چھ ہزار کے قریب ہے۔ یہ قیدی اسرائیل اور پی ایل او کے۔ بنیادی معاہدے کے تحت آزاد کئے گئے ہیں۔ اسی معاہدے کے تحت آزاد کئے گئے ہیں۔ اسی معاہدہ کے تحت مزید ۷۰۰۰ قیدی بھی جلد رہا کر دیئے جائیں گے۔ اسرائیل کا کہنا ہے کہ اس کے پاس ابھی بھی ۵۰۰۰ فلسطینی قیدی ہیں جن کو گورنمنٹ کے خلاف سرگرمیوں کی وجہ سے قید کیا گیا تھا۔

ان تمام قیدیوں کی بحالی کے لئے ۳۰ ملین ڈالر کی ضرورت ہو گی۔ یوروپیئن کمیونٹی کی اس رقم کے علاوہ اس سے پہلے سوئٹزرلینڈ کی حکومت نے بھی اسی طرح کا ایک معاہدہ پی ایل او کے ساتھ کیا تھا جس کے تحت اس مقصد کے لئے ۲ ملین ڈالر دیئے گئے تھے۔

☆OOO☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر وقف جدید شوگر اور دیگر عوارض سے بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبد الغفار خان صاحب صدر جماعت احمدیہ و زعیم انصار اللہ خوشاب شہر کی بائیں پنڈلی کی ہڈی گرنے کی وجہ سے کریک ہو گئی ہے۔ پنڈلی اور پاؤں پر پلستر لگایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

خوش نصیب بچے

○ گذشتہ سال تحریک جدید کے مالی جہاد میں جن بچوں نے کم از کم یکصد روپیہ پیش کیا تھا۔ اُن کے اسماء بغرض دعا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں بھجوائے گئے تھے۔ جواباً حضرت صاحب نے انہیں بڑی قیمتی دعاؤں سے نوازا۔ سال نو کے وعدہ جات بھی حاصل کرتے ہوئے بچوں کو ایسا امتیازی مقام حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ امسال بھی ایسے خوش نصیب بچوں کی فہرست بغرض دعا بھجوائی جائے گی۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

چندہ تحریک جدید کے دفاتر کا تعین ضروری ہے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات بابت سال نو تحریک جدید میں اس امر کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی ہے کہ ہر مجاہد کے دفتر کا تعین بھی کیا جائے۔ للذا عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ فہرست ہائے وعدہ جات میں ہر مجاہد کے نام کے آگے دفتر کا نمبر بھی درج فرمائیں۔ حسب ذیل مثال بغرض وضاحت پیش کی جاتی ہے۔

نام مجاہد مکرم محمد احمد صاحب وعدہ =/۱۰۰
دفتر I

اسی طرح دفتر دوم کیلئے II سوم III اور چہارم کیلئے IV کا نشان لگائیں۔ مکرر درخواست ہے کہ دفتر کا نمبر ضرور ظاہر فرمایا جائے۔ جس کی بنیاد شمولیت کے سال پر ہوگی۔

۱۹۳۴ء سے شامل ہونے والے دفتر اول کے
۱۹۴۴ء سے شامل ہونے والے دفتر دوم کے
۱۹۶۵ء سے شامل ہونے والے دفتر سوم کے
۱۹۸۵ء سے شامل ہونے والے دفتر چہارم کے مجاہد کہلائیں گے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

وقف جدید کی غیر معمولی وسعت اور اخراجات اور ضرورتوں میں اضافہ کے پیش نظر ۲۵۔ نومبر تا ۴۔ دسمبر ۱۹۹۴ء عشرہ وصولی منایا جا رہا ہے۔ اس عرصہ میں زعماء اور خدام بھائیوں سے بھرپور کوشش اور تعاون کی درخواست ہے۔ اس سلسلہ میں درج ذیل امور کو مد نظر رکھیں۔

○ عہدیداران جملہ خدام اطفال کے وعدوں اور وصولی کا ریکارڈ چیک فرمائیں۔

○ جملہ خدام اطفال اس بابرکت تحریک میں شامل ہوں۔

○ کوشش فرمائیں کہ سب کا چندہ وقف جدید ان کی مالی وسعت کے مطابق ہو۔

○ جن خدام بھائیوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مالی وسعت عطا فرمائی ہے ان کو وعدہ میں اضافہ کی تحریک فرمائیں۔

○ کوشش فرمائیں کہ اس عشرہ میں وصولی سو فیصد ہو جائے۔

○ سب سے بڑھ کر وقف جدید کے مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ تمام زعماء کو اس سلسلہ میں رپورٹ فارم ارسال کئے گئے ہیں۔ درخواست ہے کہ عشرہ ختم ہونے کے فوراً بعد اپنی رپورٹ بھجوائیں۔ شکریہ۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

ایوارڈ

○ مکرم عبد المومن صاحب بھائی بھائی گولڈ سمتھ کی بیٹی سرینہ مومن نے الصادق ماڈرن نرسری (پری سکول ربوہ) کی سینئر کلاس میں Best Student of year 1994 ایوارڈ حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو آئندہ بھی صحت و سلامتی کے ساتھ نمایاں کامیابیاں اور دراز عمر عطا فرمائے۔

مفید اور مؤثر دوائیں

● اکسیر معدہ: ہاضمے کا بہترین چورن
بڑا پیک =/۲۵ چھوٹا پیک =/۱۵ منی پیک =/۱
● قند شفاء: جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر
بڑا پیک =/۱۵ منی پیک =/۲
● حب سعال: کھانسی اور گلے کی خراش کیلئے۔ فی ڈبی =/۱۵
● امرت دھارا: دردوں اور کیڑے کے کاٹے کا روایتی علاج۔ فی شیشی =/۵

دوکاندار و طبی سٹاکسٹ رابطہ کریں

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
ربوہ
فون: 211538

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 649

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبد المنان ناصر ولد میاں عبد السلام صاحب
فون: ۶۴۳، ۵۵۰

ادویات حیوانات

ویٹرنری ڈاکٹرز اور سٹورز فری سیمپلز براہ راست ہمیں خط لکھ کر منگوائیں۔

منہ کھر، گل گھوٹو، تھنوں کی خرابی (سوزش ناڑ، گلٹی)، اخراج رحم (اوانس نکلنا) زہر او دودھ کی کمی، ٹک، بندش، سرکن، اپھارہ، بانجھ پن اور واہ وغیرہ کیلئے بفضلہ تعالیٰ مؤثر ادویات اور لٹریچر مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے حاصل کریں۔

● اٹک: شفیق ویٹرنری کلینک نزد ملٹری ڈیری فارم
● چکوال: نیو پنجاب ویٹرنری میڈیسن سٹور القادر مارکیٹ چھوٹی روڈ
● راولپنڈی: عظیمیہ دواخانہ مسجد بنگلہ شاہ ہسپتال روڈ
● رحیم یار خان: رحمن ہومیو سٹور نوبازار
● سرائے عالمگیر: ڈاکٹر سید طفیل حسین شفاخانہ حیوانات
● فیصل آباد: شادی میڈیکوز گول چینیوٹ بازار
● کنری: راجہ میڈیکل سٹور
● قائد آباد: مبارک دواخانہ مین بازار
● لاہور: پاکستان میڈیکوز نوشہال
● لیاقت پور: رحمن میڈیکل سٹور غلہ منڈی
● ملتان: شبیر میڈیکل ہال حسین آگاہی روڈ

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر ابراہیم ہومیو کمپنی) گولبازار ربوہ
فون: 04524-771، 04524-211283 فیکس: 04524-212399

بہتر تشخیص .... مناسب علاج
ہوالشافی
جرمن ہومیو علاج ● جدید دور جدید ترین علاج
ہومیو ڈاکٹر عزیز احمد خان
D.H.M.S_R.H.M.P.
کلینک کے اوقات
صبح 10 تا 1
شام مغرب تا عشاء

جرمنی و فرانس کے تمام ہومیو پیتھک کوسز مثلاً L، M، PK، R نمبرز اب سیل بند پیکنگ کے علاوہ آپ اپنی ضرورت کیمطابق کم مقدار میں بھی خرید سکتے ہیں

جرمنی و فرانس کی سیل بند مفرد و مرکب ادویات کا مرکز

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
3۔ بلال مارکیٹ۔ ربوہ
فون کلینک (04524) 212399
فون گھر (04524) 211399

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوالنّاصِر

الرّحیم جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی۔ فون 664-0231
664-3442
فیکس (92-21) 6643299

خبریں

ربوہ : 30 نومبر 1994ء
سردی معمول کے انداز میں جاری ہے
درجہ حرارت کم ازکم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

○ چالیس اسلامی ممالک نے اسرائیل کو تسلیم کرنے کے لئے آمادگی ظاہر کر دی ہے ۱۵- دسمبر سے شروع ہونے والی اسلامی ممالک کی سربراہی کانفرنس میں اسرائیل کو تسلیم کرنے کی تجویز پیش کی جائے گی۔ صرف ۵ ممالک اب اس تجویز کی مخالفت میں ہیں۔ پاکستان سمیت ٦ ممالک کا مطالبہ ہے کہ فیصلہ اسلامی کانفرنس کرے اور شام کو اعتماد میں لیا جائے۔ ایران اس تجویز کا سختی سے مخالف ہے شاید اسی لئے وہ اس سربراہی کانفرنس میں شریک بھی نہیں ہو رہا۔ جبکہ بوسنیا کے صدر مسٹر حارث سلاجک کی تجویز ہے کہ اسرائیل کو تسلیم کرنے کا معاملہ بوسنیا' کشمیر ازی ٹیریا' فلپائن اور تھائی لینڈ کے مسلمانوں پر ظلم و ستم ختم کرنے سے مشروط کر دیا جائے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری نثار نے دعویٰ کیا ہے کہ اکھاڑ پچھاڑ شروع ہو گئی ہے ان کے ۷۸- ارکان کسی بھی وقت ۱۰۹ ہو سکتے ہیں حکومت نے اپنی نااہلیوں کے باعث تحریک اعتماد کے لئے سازگار ماحول پیدا کر دیا ہے کابینہ میں توسیع سے بھی اسے ناکام نہیں کیا جا سکتا۔ حالات بالکل ۱۹۷۷ء جیسے ہیں۔ حکومت کسی بھی قسم کی اپوزیشن قبول کرنے کو تیار نہیں۔ وہ اسمبلی میں شکست سے شدید پریشان ہیں۔

○ برطانوی اپوزیشن لیڈر مسٹر ٹونی بلیئر نے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کو مسائل کو سمجھنے والی اور ان کے حل کی جستجو کرنے والی سیاستدان قرار دیا ہے۔ ان کے ساتھ بے نظیر بھٹو کی ملاقات کو برطانوی حلقے انتہائی کامیاب قرار دے رہے ہیں۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ اپوزیشن سے شکست پر حکومت کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ حکومت کو مضبوط اپوزیشن کا سامنا ہے جو بہتر پلاننگ کرے گا وہی فائدہ اٹھائے گا۔ اپوزیشن نے پارلیمنٹ کے اجلاس میں ہنگامہ آرائی کی مذمت اور تحقیقات کے متعلق قراردادوں پر بہتر حکمت عملی سے کامیابی حاصل کی۔ کوئی جمہوریت پسند مارشل لاء کا حامی نہیں اور اس کا امکان بھی کوئی نہیں۔ حکومت کو اپوزیشن کی تنقید برداشت کرنی چاہئے انہوں نے کہا کہ میں نے اسیر ارکان کو ایوان میں لانے کی رولنگ دے کر کسی پارٹی کی حمایت یا مخالفت نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ قانون ساز ادارہ ہے اس لئے ملک کا سب سے بڑا ادارہ ہے اس کے قوانین دیگر قوانین پر فوقیت رکھتے ہیں۔

○ سندھ سے فوج کی واپسی یکم دسمبر سے پہلے مکمل ہو جائے گی۔ رینجرز کے اضافی دستے پہنچا دیئے گئے ہیں ان کو شورش زدہ علاقوں میں پہنچایا جا رہا ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ برطانیہ کا نجی شعبہ پاکستان میں سب سے بڑا سرمایہ کار بن جائے گا۔ بے نظیر سے جان میجر کی ملاقات مقررہ وقت سے زائد عرصے کے لئے جاری تاہم کشمیر پر برطانیہ کا موقف تبدیل نہیں ہو سکا۔

○ پیپلز پارٹی کے کرم علی شاہ شمالی علاقوں کی کونسل کے ڈپٹی چیف ایگزیکٹو منتخب ہو گئے۔ ان کو ۲۴ میں سے ۱۵- ارکان کی حمایت حاصل ہے۔

○ سابق وزیر خارجہ مسٹر آغا شاہی نے کہا ہے کہ امریکی سرمایہ کاری کے عوض ایٹمی صلاحیت کی قربانی سے جنوبی ایشیا میں سیاسی صورت حال تبدیل ہو جائے گی۔ پاکستان کی سلامتی کو شدید خطرات لاحق ہو جائیں گے۔ اور بھارتی بالادستی کے امکانات بڑھیں گے۔ امریکی حکام نے مذاکرات میں واضح طور پر کہا ہے کہ وہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کا خاتمہ چاہتے ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کشمیر کی جدوجہد کا حال بھی خالصتان تحریک جیسا کرنا چاہتی ہے وزیر اعظم اپوزیشن کا سامنا نہیں کر سکتیں اس لئے غیر ملکی دورے ذہنی پریشانیوں کے مداوا کے لئے کرتی ہیں۔ انہوں نے دھمکی دی کہ ہم بھٹو کا مقبرہ اکھاڑ پھینکیں گے۔ لیاقت باغ میں جلسے کے لئے کسی قسم کی پابندیاں قبول نہیں کی جائیں گی۔

○ مسلم لیگ (ن) کے لیڈر شیخ رشید کو کچہری لے جانے کی بجائے جیل میں عدالت قائم کر دی گئی۔

مردانہ شلوار قمیض
سکول یونیفارم
ریڈی میڈ ملبوسات
شہزاد گارمنٹس
محسن بازار۔ ربوہ
فون دوکان: 212039 گھر: 211810

عنقریب افتتاح
ہر قسم کے زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
بالمقابل الائیڈ بنک
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد
ڈاکٹر عبدالغفور زاہد آف سرگودھا

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR
PHONE
(04524)
211434
212434
FAX
534

رضوان آٹوز اقصیٰ چوک ساہیوال روڈ
ربوہ
ہمارے ہاں ٹائر، بیٹری، موٹر سائیکل، سوزوکی کار، ٹویوٹا کار اور ہائی ایکس گاڑیوں کے سپیئر پارٹس دستیاب ہیں نیز فلٹرز، موبل آئل، بریک آئل دستیاب ہیں۔
اوقات: صبح 8 بجے تا شام 7 بجے
بروز جمعہ صبح 8 بجے تا 12 بجے دوپہر

شاد شاپنگ سنٹر والوں کی
اقصیٰ روڈ ربوہ
خصوصی پیشکش
ربوہ میں پہلی بار
وکی رضائیوں کی مکمل ورائٹی پر
10% رعائت
وکی اسٹاکسٹ باتو بازار ربوہ
فون 212254
مقصود احمد قمر

ڈش انٹینا
ڈش انٹینا
بفضل خدا تعالیٰ
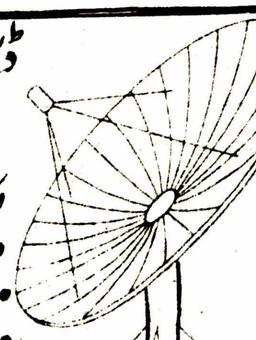
ایم ٹی اے کے بابرکت پروگرام دیکھنے کیلئے احباب جماعت کے وسیع تر مفاد میں ہماری پیشکش۔
• ہماری گیج اور بہترین رزلٹ والا ڈش انٹینا گارنٹی شدہ
• بہترین ریموٹ کنٹرول ریسیور (امپورٹڈ)
• امریکہ کی بنی ہوئی LNB ہمراہ خوبصورت LNB کیپ (واٹر پروفنگ)
• اصل جاپانی وائر اور سامان مکمل فٹنگ کے ساتھ
قیمت صرف 9500/- اس عظیم الشان دور میں مزید تاخیر مناسب نہیں۔ فوری ڈش انٹینا لگوائیے
ہمارا معیار، ہماری مقبولیت
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
فون: 211274 فون رہائش: 212487

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار
خدمت ۵ دیانت
مکانات۔ پلاٹ۔ دوکانات و دیگر سکنی اور زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212379